بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ بدھ ۶ رجب ۱۴۰۳ھ ۲۰ شہادت ۱۳۶۲ہش ۲۰ اپریل ۱۹۸۳ء نمبر ۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۹ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت ناساز ہے جسم میں درد ہے۔ کمزوری ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت و باسعادت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر توسان میں پہلی مسجد کا افتتاح

مقامی اخبارات میں مسجد کے افتتاح نیز اسلام اور جماعتِ احمدیہ کا وسیع پیمانہ پر تذکرہ

امریکہ کی ARIZONA STATE کے شہر توسان میں احمدیہ مسجد کا افتتاح ۱۴ مارچ کو ۲ بجے دوپہر عمل میں آیا۔ جب امریکہ کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے صاحبزادہ احمد صادق صاحب نے ظہر کی نماز کے لئے اذان دی۔

امریکہ کی سرزمین پر جب خدائے واحد کی کبریائی اس کی عظمت اور اس کے برگزیدہ رسول کی رسالت کا اعلان ہوا تو توسان میں آباد ہر مسلمان کے دل کی کلی کھل گئی۔ اس مسجد کا نام "مسجد یوسف" رکھا گیا ہے

مسجد کے افتتاح کے لئے واشنگٹن سے مبلغ انچارج اور امیر مکرم الحاج عطاء اللہ صاحب کلیم توسان تشریف لے گئے۔ جماعت توسان کے جملہ افراد احباب و خواتین اس تاریخی موقعہ پر موجود تھے۔

اس مسجد کی تعمیر کے جملہ اخراجات مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب قریشی نے ادا کئے۔ یہ مسجد اڑھائی سال کے عرصہ میں چوہتر ہزار ڈالر کے مصرف سے تیار ہوئی جو پاکستان کے نو لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔

توسان کے تین اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی خبر کو افتتاح کی تقریب کی تصاویر کے ساتھ شائع کیا۔

THE ARIZON DAILYSTAR نے اپنی چودہ مارچ کی اشاعت میں تصویر کے ساتھ مسجد کے محل وقوع کا جہاں ذکر کیا وہاں احمدیت کا مختصر تعارف بھی شائع کیا۔

اخبار TUSCON CITIZON نے تصویر کے ساتھ مسجد کی مختصر تاریخ اور افتتاح کی تقریب کی قدرے تفصیل دیتے ہوئے مسجد کی بنا ڈالنے جماعت احمدیہ کے عقائد اور اشاعت اسلام کے لئے ان کے ارادوں کا بھی ذکر کیا کہ وہ اسلام کے بارہ میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے ساتھ ساتھ اسلام کی حقیقی تعلیم سے امریکہ کو روشناس کرائیں گے انشاء اللہ۔

اخبار ڈیلی سٹار نے مسجد کے افتتاح سے ایک روز قبل افتتاح کے بارہ میں خبر شائع کی پھر ۱۴ مارچ کی اشاعت میں اخبار نے مسجد کے افتتاح کی تصویر اور افتتاح کی خبر شائع کی۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس مسجد کو توحید کا مرکز بنادے۔ اور اس سے گونجنے والی آواز اہل امریکہ کے قلوب میں اسلام کی محبت پیدا کردے۔ آمین یارب العٰلمین (مرسلہ وکالت تبشیر)

احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن
:- کا اعزاز :-

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر قائمقام مبلغ انچارج سیرالیون مشن نے اطلاع دی ہے کہ سیرالیون کے اخبار PROGRESS کی ایک یونین نے جو سال رواں کے دوران مختلف قسم کے مقابلہ جات کرواتی اور سال بھر کی کارکردگی کے نتیجہ میں مختلف انعامات دیتی ہے اس اخبار کے مطابق ہمارے احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے پرنسپل مکرم ایم۔ پی۔ بایو۔ (MR. M.P. BAYO) کو (PRINCIPAL OF THE YEAR) قرار دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے آمین۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیشنل وکیل التبشیر ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھکر حصہ لیں۔ (مینیجر)

جاپان میں روزنامہ "جاپان ٹائمز" کے ذریعہ احمدیت کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

تفصیلی مضمون میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کی تبلیغی مساعی اور رفاہی سرگرمیوں کا تذکرہ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و انچارج مشنری جاپان اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس تیئیس ۲۳ مارچ کو جاپان کے کثیر الاشاعت اخبار "دی جاپان ٹائمز" میں جس کی اشاعت اٹھاون ہزار سے زائد ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمایاں تصاویر کے ساتھ۔ احمدیت کا تعارف شائع ہوا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جاپان کے اخبار میں اس تفصیل سے احمدیت کی اشاعت ہوئی ہے۔

اخبار کا پانچواں نصف بالائی صفحہ احمدیت کے ذکر پر مشتمل ہے۔ اس میں اسلام اور احمدیت کے ذکر کیساتھ جاپان مشن اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی مشنوں کا بھی ذکر ہے اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرشوکت اقتباسات سے مزین ہے۔

جاپان ٹائمز جاپان کا سب سے مشہور و معروف اور صوفر انگریزی اخبار ہے جو حکومت کے سب دفاتر جملہ سفارتخانوں اور غیر ملکی اداروں میں پڑھا جاتا اور لائبریریوں میں محفوظ کیا جاتا ہے۔

اس تعارف کی اشاعت کے بعد متعدد فون اور خطوط مشن ہاؤس کو موصول ہوئے جن میں احمدیت کے بارہ میں لٹریچر کا مطالبہ کیا گیا۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہماری ادنیٰ کوششوں کو قبول فرمائے۔ جاپان کی سرزمین کو بھی توحید کے نور سے منور فرمادے اور سارا مشرق بعید اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

اعلان

مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ کے عہدیداران کا انتخاب انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲ اپریل ۵ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں ہوگا۔ طلباء سابق جامعہ احمدیہ سے عرض ہے بروقت تشریف لادیں۔

(محمود احمد جنرل سیکرٹری مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

برائے ملاقات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا طریق یہ ہے کہ پہلے براہ راست یا پرائیویٹ سیکرٹری کو لکھ کر وقت مقرر کروانا چاہیئے۔ یہی مروجہ طریق چلا آرہا ہے۔ سوائے اس کے کہ استثنائی طور پر کسی کو فوری کام کے سلسلہ میں ملنا پڑے۔ اس طریق کی پابندی کرنی چاہیئے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ نامناسب رجحان بڑھتا جارہا ہے کہ بغیر اطلاع کے احباب آجاتے ہیں اور پھر اصرار یہ ہوتا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اس لئے ابھی یا آج ہی ملاقات ضرور کروائی جائے حالانکہ استثنائی صورتوں کے سوا اس طریق پر عمل ممکن ہی نہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقررہ طریق کو ملحوظ رکھیں اور ملاقات کے لئے پیشگی اجازت حاصل کرکے تشریف لائیں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ رجب ۱۴۰۳ھ

۲۰ شہادت ۱۳۶۲ ہش

حُبِّ دُنیا کا انجام

اور

ایک قرآنی تمثیل

ہم قرآن مجید کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ حُبِّ دنیا کا غلبہ ایسی خطرناک بُرائی ہے جو قوموں کو گمراہی میں مبتلا کر کے ان کے لئے ہدایت کا راستہ مسدود کر دیتی ہے۔ ایسی قومیں اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنا لیتی ہیں۔ انبیاءِ ماسبق کی قومیں اس بُرائی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہی ان کی منکر ہو کر مستحق عذاب بنیں اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے وقت اس بُرائی کے غلبہ کے نتیجہ میں ہی کفارِ مکہ کو خوف اور بھوک کی شکل میں عذابوں کا مزہ چکھنا پڑا۔

اللہ تعالےٰ نے حُبِّ دنیا کے نتیجہ میں آنے والے عذاب کو قرآن مجید میں ایک تمثیل سے واضح کیا ہے جو ہو بہو کفارِ مکہ پر صادق آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حُبِّ دنیا کی ہلاکت آفرینی پر روشنی ڈالنے کے بعد اس تمثیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

(النحل آیت ۱۱۳، ۱۱۴)

ترجمہ:۔ یعنی اللہ تم سے ایک بستی کا حال بطور مثال بیان کرتا ہے۔ وہ امن اور اطمینان سے گزر کر رہی تھی اور اسے ہر طرف سے افراط کے ساتھ رزق مل رہا تھا لیکن اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے رہنے والوں کے کرتوتوں کی وجہ سے اللہ نے اس پر بھوک اور خوف کو مسلط کر دیا اور (وہ اس طرح کہ) ان لوگوں میں سے انہی کے پاس ایک رسول آیا لیکن انہوں نے اس کا انکار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر ہمارا عذاب اس وقت آیا کہ وہ سراپا ظلم بن گئے تھے۔

آخرت فراموشی اور حُبِّ دُنیا اور اس کی ہلاکت آفرینی کے بعد اللہ تعالےٰ نے جس بستی کا بطور تمثیل ذکر کیا ہے وہ مکہ کی بستی ہے۔ اس حال میں کہ مکہ والے اپنی دنیا پرستی میں مگن بے فکری سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں معاشرتی بُرائیوں سے نجات دینے اور ہدایت سے مالا مال کرنے کے لئے ان کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا لیکن حُبِّ دنیا اور مادہ پرستی میں مگن ہونے کی وجہ سے انہوں نے آپؐ کا انکار کیا اور نہ صرف انکار کیا بلکہ سراسر ظلم کی راہ اختیار کر کے آپؐ پر اور آپؐ کے ماننے والوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ نے ان پر خوف اور بھوک کا عذاب مسلط کر دیا۔

اہلِ مکہ پر خوف اور بھوک کا جو عذاب مسلط ہوا اس کے لئے ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح لباس سارے جسم کو ڈھانپ لیتا ہے، اسی طرح خوف اور بھوک کے انتہائی شدید عذاب نے انہیں آگھیرا اور اس عذاب کے اثرات ان کے جسموں پر ظاہر ہوئے بغیر نہ رہے۔ جنگوں میں پے در پے شکستوں کے باعث ان کا خوف میں مبتلا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ جہاں شام کے تجارتی راستہ کے مسدود ہونے سے ان کی اقتصادی حالت پتلی ہوئی وہاں یمامہ کے رئیس ثمامہ بن اثال کے مسلمان ہونے اور عمرہ کے لئے مکہ آنے پر کفارِ مکہ نے اسے اس قدر بے عزت کیا کہ اس نے یمامہ واپس جا کر مکہ میں غلہ کی ترسیل بند کر دی۔ چونکہ مکہ میں غلہ یمامہ سے ہی آتا تھا اس لئے مکہ میں قحط پڑ گیا۔ اور ایسا شدید قحط پڑا کہ اہلِ مکہ گوبر اور خون کھانے پر مجبور ہو گئے۔ آخر تنگ آ کر انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارت بھیجی اور آپؐ نے ثمامہ بن اثال کو کہلا بھیجا کہ وہ مکہ کے لئے غلہ کی ترسیل فوراً شروع کر دے۔ اس طرح انہیں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل بھوک کے انتہائی شدید عذاب سے نجات ملی۔ الغرض حُبِّ دنیا میں انتہائی استغراق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے انکار اور مظالم کے ارتکاب کے نتیجہ میں خوف اور بھوک کا ایسا شدید عذاب ان پر مسلط ہوا کہ وہ بلبلا اٹھے اور انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رحم کی درخواست کرتے ہی بن پڑی اور آنحضورؐ کے کریمانہ اور غایت درجہ ہمدردانہ سلوک کی وجہ سے ان کے اس عذاب میں تخفیف ہوئی۔

حقیقت یہی ہے کہ آخرت فراموشی اور حُبِّ دنیا میں استغراق ایسی خطرناک بُرائی ہے جو قوموں کو ظلم کی راہ پر گامزن کر کے انہیں ہدایت سے محروم کرنے کا موجب بنتی ہے اور عذابِ شدید کا مستحق بنا چھوڑتی ہے۔ ایک کفارِ مکہ ہی نہیں بلکہ تمام انبیائے ماسبق کی نافرمان قوموں کی روش اور ان کے انجام سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

ہدیۂ عقیدت بحضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

بنا سبب ہے جو تخلیقِ دو جہاں کے لئے

دل و دماغ ہے وقف اُس شہِ شہاں کے لئے
رسولِ برحق و پیغمبرِ زماں کے لئے

ہے جو کہ باعثِ تکوینِ کائنات، ندیم
بنا سبب ہے جو تخلیقِ دو جہاں کے لئے

خدا نے بخشا جسے خاتم الرسلؐ کا مقام
وہی تو شایاں تھا اس منصبِ گراں کے لئے

وہ بن کے رحمۃ للعالمین ہوا نازل
وہ عام رحمتِ یزداں تھا، انس و جاں کے لئے

ہے اُس کی یاد پئے دل نشاط کا موجب
ہے اس کا ذکر سکون و قرار جاں کے لئے

اُسی کی قوتِ قدسی ہے ہم ہیں کچھ، ورنہ
نہ ہم زمیں کے لئے تھے نہ آسماں کے لئے

غلامِ در ہے جو اُس کا۔ وہ اس کا بطلِ جلیل
رہا جو وقف سدا خدمتِ قرآں کے لئے

کیا یہ عشقِ نبیؐ اُس نے ہی ہمیں سرشار
ہیں فرش دیدہ و دل میرِ قادیاں کے لئے

زہے کرم! کہ علامت یہ اُس کے پیار کی ہے
چنے گئے ہیں فقط ہم ہی امتحاں کے لئے

اُسی کا فیض ہے یہ ہم پہ، ہم مکلف ہیں
اٹھیں بہ آخرِ شب، گریہ و فغاں کے لئے

یہ کس کی منقبت محمودؔ ہے زباں پہ، کہ جو
ہے وجہِ فخر و شرف عمر بھر زباں کے لئے

از محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرک اور بدعات سے پرہیز چاہیئے!

(مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی (مظفر گڑھ))

سورۃ انعام میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ترین رسول خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے

"قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین"

یعنی (اے محمدؐ) تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یہ ارشاد اگرچہ بظاہر بلاواسطہ حضور سرور کائناتؐ سے ہے لیکن بالواسطہ تمام امتِ مسلمہ کے لیے بھی ایک واضح ہدایت ہے کہ کہ دین اسلام قبول کرنے والے ہر شخص کو بکلی اللہ ہی کے لیے رہنا چاہیے اور اس کا ہر قول اور ہر فعل اپنے رب کے لیے وقف ہو۔ اور دینِ اسلام بلاشبہ عمل کرنے کا درس دیتا ہے نہ کہ محض خالی خولی اور زبانی اطاعت کا جیسا کہ سورہ حجرات میں ہے۔

"قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئا"

یعنی۔ اعراب (جنگلوں میں رہنے والے ظاہری تعلیم و تمدن سے محروم لوگ) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تو ان سے کہدے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کی کیونکہ (اے اعراب!) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں واقعتاً داخل نہیں ہوا اور (اے مومنو!) اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل ضائع نہیں کریگا۔

اسی طرح اسی سورۃ میں یہ بھی فرمایا۔

"یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علیّ اسلامکم"

یعنی یہ (اعراب) لوگ اپنے اسلام لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں تو ان سے کہدے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔

یہ بات کتنی قابلِ غور اور تکلیف دہ ہے آج کا مسلمان بھی چودہ سو سال پہلے والے اعراب کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور اپنا کردار وہی ادا کر رہا ہے جو اعراب کا ہوا کرتا تھا۔ اور اس میں بھی شبہ نہیں کہ آج تعداد کے لحاظ سے یہ طبقہ ایک غالب اکثریت میں ہے کیونکہ اس دور میں اکثریت اپنے قول اور فعل میں تضاد کی حامل نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پر ہر مسلمان زبان سے تو کہتا نظر آتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ لیکن مشاہدات اور تجربات بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک غالب اکثریت اپنے اپنے ملکی اور قومی معاشروں کے اطوار اور چلن سے اسقدر مرعوب ہے کہ عملاً بات بات پر شرک کی مرتکب ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ شرک کی ان گنت اقسام نے بری طرح گھیراؤ کیا ہوا ہے اور طرہ یہ کہ مشرکانہ افعال کو اجرائے شریعتِ اسلامیہ کے نام دیئے جاتے ہیں۔ بطور نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو کہ عام گھروں میں قرآن الحکیم کو انتہائی خوبصورت غلافوں میں لپیٹ کر رکھا جاتا ہے اور اس کی ظاہر تعظیم و تکریم بھی اس قدر ہوتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ اونچے طاقوں کی زینت بنایا جاتا ہے اور تصور یہ ہوتا ہے کہ اس کی طرف کسی کی پیٹھ نہ ہونے پائے اور بالعموم ایسے خوبصورت اور قیمتی غلافوں میں لپٹے ہوئے قرآنی نسخے سالہا سال تک مطالعہ سے محروم رہتے ہیں۔ یا اگر کبھی گھر کے کسی فرد پر عالم نزع کا وقت آگیا تو اسے کھول کر پڑھ لیا۔ یا اگر کبھی حلف اٹھانے کی ضرورت محسوس ہو گئی تو اس مقصد کے لیے اسے ہاتھوں میں لے کر استعمال کر لیا۔ یا شادی بیاہ کے مواقع پر دلہا دلہن کے سروں پر سے گزارتے ہوئے تبرک حاصل کر لیا۔ لیکن جب قرآن الحکیم کے احکام کی تعمیل کا معاملہ پیش آتا ہے تو اس وقت نفسانی خواہشات اور دنیاوی مقاصد کی تکمیل کو ان احکام پر فوقیت دی جاتی ہے۔ مقصد یہ کہ ایسی تعظیم و تکریم کا کیا فائدہ؟ جبکہ تعمیل میں کوتاہی کی جائے یا اس سے جان چرائی جائے۔؟ اسی قسم کی باتوں پر ایک حدیث مبارکہ یاد آتی ہے کہ۔

"حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا اور (ولا یبقیٰ من القرآن) الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ یعنی عمل ختم ہو جائے گا۔ ناقل)

(مشکوٰۃ کتاب العلم وکنز العمال)

اور یہ حدیث مبارکہ سورۃ توبہ کی آیات ۳۰ تا ۳۴ سے بہت حد تک مطابقت رکھتی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے

"وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ..... تا فبشرھم بعذاب الیم"

یعنی یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے (حالانکہ) یہ بات صرف ان کے منہ کی لاف ہے۔ وہ صرف اپنے سے پہلے کفار کی باتوں کی نقل کر رہے ہیں۔ اللہ ان کو ہلاک کرے وہ (حقیقت سے) کتنے دور جا رہے ہیں۔ انہوں نے احبار اور رہبان کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔ اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک خدا کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے کے سوا دوسری ہر بات سے انکار کرتا ہے خواہ کفار کو کتنا ہی برا لگے۔ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بری لگے اے مومنو! بہت سے احبار اور رہبان لوگوں کے مال ناواجب طور پر (جھوٹ کے ساتھ) کھاتے ہیں اور اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ بھی جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

ان آیات میں بالخصوص یہودیوں اور نصرانیوں کے بگڑے ہوئے عقائد کی طرف اشارہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ جب یہی کیفیت آج کے مسلمانوں میں بھی بالعموم اور کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہو تو انہیں شرک سے مستثنیٰ سمجھا جائے۔

ان کے بالمقابل شریعتِ اسلامیہ اور اسکی اصل روح کی کیا وقعت رہ گئی ہے جبکہ امتِ مسلمہ کی ایک غالب اکثر ایسی اپاہج ہو کر رہ گئی ہے کہ نادانی میں خلاف اسلام عقائد پر عمل کرنا لازمی سمجھا جاتا ہے خواہ وہ شریعتِ اسلامیہ کی کسی صریح نص کے کتنا ہی خلاف ہو۔ سورۃ عنکبوت میں آیا ہے:۔

"أحسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون"

یعنی۔ کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہدنا کہ ہم ایمان لائے (کافی ہوگا)؟ اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور انکو آزمایا نہ جائے گا؟

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ کسی بھی مسلمان کے ایمان میں صرف اقرار ہی کو معتبر نہیں کر دانا جا سکتا بلکہ جب انہیں آزمایا جاتا ہے تو اگر وہ عملاً آزمائش پر پورے اترتے ہیں یعنی قول اور فعل میں یکسانیت رکھتے ہیں تو وہ مومن کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں جیسا کہ سورہ بقرہ کی ۴ سے ۶ آیات میں آیا ہے:۔ الذین یومنون (۲) ویقیمون الصلوٰۃ (۳) ومما رزقنٰھم ینفقون (۴) والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (۵) وبالاخرۃ ھم یوقنون۔

یعنی "جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں (نہ کہ لوگوں کے مال بالباطل کھاتے ہیں) اور جو قرآن کی صورت میں نازل کیا گیا ہے یا اس سے پہلے نازل کیا جاتا رہا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کی (آئندہ پیش آنے والی موعود) باتوں پر یقین بھی رکھتے ہیں"

اور پھر آگے چل کر اسی سورۃ بقرہ کی آیت ۱۶۵ میں ہے۔

"ومن الناس من یتخذ من دون اللہ ..... وان اللہ شدید العذاب"

یعنی (اور بعض لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ میں سے (اللہ کے) ہمسر بناتے وہ ان سے اللہ کی محبت کی طرح محبت کرتے ہیں اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ (ہی) سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ (اس) ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں اگر وہ (اس گھڑی کو) جب عذاب کو (سامنے) دیکھیں گے (کسی طرح اب) دیکھ لیتے (تو جان جاتے) کہ سب قوت تو اللہ ہی کو ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے)

اور اس میں کیا شبہ ہے کہ عوام الناس خود اس قسم کی باتیں نہیں پھیلاتے بلکہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو عوام الناس کو گمراہ کرنے کے مختلف طریقے اور ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ دین اسلام ہر کام میں انصاف اور اعتدال کو پسند کرتا ہے یعنی افراط اور تفریط دونوں سے پرہیز کی ہدایت دیتا ہے جیسا کہ ارشادات الٰہیہ ہیں:

"یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر"

یعنی اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا۔

اور "وما جعل علیکم فی الدین من حرج"۔

یعنی (اللہ نے) دین کی تعلیم میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ اور یہ بھی کہ

"لا اکراہ فی الدین"

یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں

آج کل کے دور میں دینی معاملات کے بارے میں تین ہی قسم کے طبقے پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ طبقہ جو احکام الٰہی سے صاف روگردانی کرنے کا مرتکب ہوتا ہے اور بزعم خود اپنی عافیت اسی میں سمجھتا ہے کہ نیکی اور بدی دونوں کی پرواہ کیے بغیر زندگی گزار لی جائے دوسرا وہ جو احکام الٰہی پر اس شدت کے ساتھ عمل کرنے کا قائل ہوتا ہے کہ عبادات میں خواہ کتنی ہی مشقت ہو اور اس مشقت سے خواہ حقوق العباد کو کیسے ہی ذبح کرنا پڑے بالفاظِ دگر رہبانیت کو ہی اس دنیا میں رہنے کا اصل مقصد تصور کرتا ہو لیکن ان دونوں کے علاوہ ایک تیسرا طبقہ وہ ہوتا ہے جو نیک و بد کو احکام الٰہی اور سنتِ نبوی کے ترازو میں بنظر انصاف ٹھیک ٹھیک تولتا ہے اور انکی تعمیل میں اعتدال کی روح کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ یعنی وہ نہ تو افراط پسند کرتا ہے اور نہ ہی تفریط کا غلام بنتا ہے۔ اس حوالے میں ایک فریضہ عبادت کو ہی لے لیجئے۔ مثلاً سفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دوران یا جنگ کے مواقع پر نمازیں قصر کر لینے کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہوئی ہے۔ یا مریض اور مسافر کو دوسرے مناسب اوقات میں روزے پورے کر لینے کا حکم ہے یا حج کے لیے انسانی استطاعت ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رعایات ملی ہوئی ہیں انہیں نظر انداز کرتے ہوئے اگر کوئی شخص اپنی من مانی کرے اور افراط یا تفریط کرتے ہوئے من گھڑت مسائل پیدا کرے تو اس کا شمار نافرمانوں اور منکرین نعماء میں ہوگا۔ اس بارے میں حسب ذیل احادیث نبویہ پر غور کر لیا جائے۔

اوّل یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور خیر الانام نے فرمایا:۔

"دین بہت آسان ہے اور احکام اسلام کوئی سخت نہیں اور جو کوئی دین میں نرمی کو ترک کرتا ہے (یعنی اعمال شاقہ اختیار کرتا ہے) تو دین اس پر غالب آجاتا ہے۔ اس لیے تم لوگ میانہ روی اختیار کرو اور (اعتدال کے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا آسان دین ملا) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے قوت حاصل کرو"

(تجرید البخاری صہ ۲۳)

دوم یہ کہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے:۔

"تم میں سے ایک قوم نکلے گی جو تمہاری نماز اور روزے اور تمہارے اعمال کو اپنی نماز روزے اور اعمال کے مقابلے میں حقیر سمجھے گی اور قرآن پڑھے گی جو انکے گلے کے نیچے سے نہیں اترے گا مگر دین سے وہ ایسی نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے سوکھا نکل جائے کہ شکاری کو نہ پیکان میں کچھ معلوم ہو اور نہ ڈنڈی میں کچھ لگا ہو نہ اس کے پر پر کچھ اثر ہو اور سوفار پر کچھ شبہ سا ہو"

(تجرید البخاری۔ ص ۸۷۰)

سوم یہ کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:۔

"مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بڑھا دیا کیونکہ میں تو خدا کا بندہ ہوں بلکہ تم (میری نسبت یہ) کہو کہ خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے"

(تجرید البخاری صہ ۶۳۴)

چہارم یہ کہ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بہترین کتاب اللہ تعالیٰ کی کتاب اور بہترین طریق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے ....." الخ

(مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوٰۃ)

اسی طرح ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنہ اور ترمذی کے مطابق بھی حضرت عرباض بن ساریہ کی روایت ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:۔

"تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنی چاہیئے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں کوئی نئی بات گھڑنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے"

پنجم یہ کہ حضرت ابی بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"..... دیکھو میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ....."

(مسلم کتاب القسامہ باب تغلیظ۔ و بخاری)

ششم یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"انسان کے جھوٹا ہونے کی یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے" (مسلم باب النہی عن الحدیث)

ہفتم یہ کہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یقیناً تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرو گے۔ بالشت پر بالشت اور گز پر گز یہاں تک کہ اگر وہ کسی سوسمار کے سوراخ میں گئے تھے تو تم بھی اس میں جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے لوگوں سے کیا) یہود و نصاریٰ (مراد ہیں)؟ تو آپؐ نے فرمایا (وہ نہیں تو) اور کون؟"

(تجرید البخاری ص ۶۳۶)

ہشتم یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں ایک دیہاتی آیا اور قیامت کی گھڑی کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:۔

"جب امانتیں ضائع کی جائیں گی تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے پوچھا امانتیں کس طرح ضائع ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا جب نااہل غیر مستحق لوگوں کے سپرد اہم کام کیے جائیں گے اس وقت کا انتظار کرنا"

(بخاری کتاب العلم)

علیٰ ہذا القیاس۔ اگرچہ یہ احادیث گنتی کے لحاظ سے چند ایک ہیں لیکن مختلف کتب احادیث ان موضوعات سے بھری پڑی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف عقائد نے امت مسلمہ میں اتنا فتنہ و فساد نہیں پیدا کیا جتنا کہ فروعی مسائل گھڑنے والوں نے قدم قدم پر پیدا کیا اور ایک کلمہ گو بھائی کو دوسرے کلمہ گو بھائی کے خون کا پیاسا تک بنا دیا۔ اس کی ایک تاریخی مثال یوں ملتی ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے ایک معروف ترین صوفی اور سلطان المشائخ ہو گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں کتاب انوار اولیاء مؤلفہ سید رئیس احمد جعفری ندوی میں لکھتے ہیں کہ حضرت نظام الدین اولیاء کو بادشاہ وقت کے حکم سے شاہی محل میں بغرض مناظرہ بلایا گیا۔ بالمقابل علماء وقت تھے جن میں مفتی اعظم حاکم شرع بھی بیٹھے تھے۔ ان سے مفتی صاحب نے پوچھا۔ "کیا آپ مسلمان ہیں؟" تو حضرتؒ نے جواب دیا "الحمد للہ میں مسلمان ہوں"۔ پھر سوال ہوا "کیا آپ حنفی ہیں؟" تو جواب دیا گیا۔ "ہاں! میں امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتا ہوں"۔ مفتی نے پوچھا۔ "کیا آپ گانا سنتے ہیں؟" تو حضرت موصوفؒ نے کہا "ہاں میں گانا سنتا ہوں"۔ پھر سوال ہوا "آپ کے پاس گانا سننے کے جواز میں کوئی دلیل بھی ہے؟" حضرتؒ نے فرمایا "بخاری شریف میں صحیح حدیث موجود ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے۔ اتنے انصار لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں اور حضور ان کا گانا سن رہے تھے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ آگئے اور انہوں نے لڑکیوں کو گانے بجانے سے روکا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ان لڑکیوں کو مت روکو آج انکا عید کا دن ہے اور ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے" یہ سن کر مفتی اعظم نے کہا۔ "ترا با حدیث چہ کار۔ تو کہ مشرب ابوحنیفہ داری۔ قول ابوحنیفہ بیار۔ ترجمہ: تمہیں رسول پاک کی حدیث سے کیا واسطہ تم حنفی ہو اور ابوحنیفہ کا مشرب رکھتے ہو تو ابوحنیفہ کا قول دلیل میں پیش کرو۔ اس پر حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے جواب دیا۔

"سبحان اللہ! من کہ قول رسول می آرم تو می گوئی کہ قول امتی بیار؟۔ ابوحنیفہ کہ بود کہ من قول او بمقابلہ قول رسول می آرم؟

(ترجمہ:۔ سبحان اللہ! میں رسول اللہ کا قول پیش کرتا اور تم ایک امتی کا قول مانگتے ہو۔ ابوحنیفہ کون تھے جن کا قول رسولؐ کے مقابلے میں پیش کروں)؟۔

بس یہ حق کی بات سننا تھی کہ مفتی اعظم اور شیخ زادہ فرہام نے بادشاہ اور حاضرین کو اشتعال دلانے کے لیے کہا۔ "خدا کی پناہ! اس شخص نے حامی شریعت اور ناصر فقہ منفی بادشاہ کی موجودگی میں امام ابوحنیفہ کی توہین کی ہے اور کہتا ہے کہ ابوحنیفہ کون تھے حالانکہ اس نے ابھی کہا تھا کہ میں حنفی ہوں اور امام ابوحنیفہ کا مقلد ہوں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مجلس سے چاروں طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ یہ شخص مجرم ہے۔ گستاخ ہے"

(بحوالہ "انوار اولیاء صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۸)

اسی ایک واقعہ سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج بھی ایسے معترضین اور ناعاقبت اندیش لوگوں کی دنیا میں کسی طور پر کمی نہیں جو دین کے مسائل میں نہ صرف خود ساختہ مسائل شامل کرتے رہتے ہیں، نہ صرف پیروکاروں پر عبادات و اعمال شاقہ ٹھونستے ہیں۔ نہ صرف زاہدان خشک پیدا کرتے ہیں، نہ صرف غلو سے کام لیتے ہیں، نہ صرف نئی سے نئی بدعات کو رواج دیتے رہتے ہیں نہ صرف دوسروں کو تیغ تکفیر سے قتل کرتے ہیں بلکہ خود بھی گمراہی کے انتہائی گہرے غار میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے حال پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ اللھم آمین۔

آج سے ۹۲ سال پہلے

لدھیانہ کے منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ہماری مسجد کا مقدمہ دائر ہے۔ شہر کے تمام رئیس اور کپورتھلہ کے جملہ حکام فریق مخالف کی امداد کر رہے ہیں اور ہم چند احمدیوں کی بات بھی کوئی نہیں سنتا حضور دعا کریں کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلالی رنگ میں فرمایا:۔

"اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو مسجد احمدیوں کو ملے گی"

منشی صاحب نے یہ پیشگوئی مدعی علیہم اور شہریوں کو سنا دی اور مسجد میں ایک تحریر بھی لکھ کر چسپاں کر دی۔ لیکن چیف کورٹ کے جج نے پہلی ہی پیشی میں کہہ دیا کہ احمدی اپنی مسجد علیحدہ بنا لیں۔ میں پرسوں رسل پر حکم لکھ دوں گا۔ غیروں نے حضور کی پیشگوئی پر خوب مذاق اڑایا لیکن تیسرے دن حکم لکھنے سے پہلے جج صاحب کی حرکت قلب بند ہو گئی اور بالآخر مسجد احمدیوں کو مل گئی۔

"تاریخ احمدیت جلد دوم صہ ۲۶۸"

(مرسلہ:۔ مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب، ربوہ)

علمی تحقیق کے لئے خدمات پیش کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک برائے علمی تحقیق کے سلسلہ میں اندرون ملک جن احباب نے اپنی خدمات پیش کی ہیں انہیں فرداً فرداً مطلع کیا جا چکا ہے کہ وہ اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری میں موجود مستشرقین کی کتب کی فہرست وکالت تصنیف کو بھجوائیں تا مقامی طور پر کتب کی دستیابی کے پیش نظر احباب کے مطالعہ کے لئے مناسب کتب کا انتخاب کیا جا سکے۔ جن احباب نے ابھی تک مطلوبہ فہرستیں نہیں بھجوائیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد فہرستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

علمی تحقیق کے لئے خدمات پیش کرنے والے احباب کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ جب وہ مرکز سلسلہ میں آئیں تو دفتری اوقات میں وکالت تصنیف میں بھی تشریف لانے کی کوشش فرمائیں تا بالمشافہ ملاقات سے مفوضہ امور کے بارے میں باہم تبادلہ خیال کا موقع مل سکے۔ (نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم کی یاد میں

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

بعض شخصیات اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اپنے پیچھے ایسے نقش اور ایسی یادیں چھوڑ جاتی ہیں جو نیک لوگوں کی محفلوں میں اکثر ان کے ذکر خیر اور ان کے لئے دعاؤں اور درجات کی بلندی کا موجب ہوتی رہتی ہیں۔ برادرم مکرم عبدالعزیز دین صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ برطانیہ بھی ایسے ہی خوش قسمت لوگوں میں سے تھے ان کے محاسن اور سیرت پر کئی احباب نے نوٹ لکھے ہیں۔ اس عاجز سے بھی ان کے دیرینہ مراسم تھے اور مجھے کچھ عرصہ لندن میں انہیں بہت قریب دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے اس لئے ان کے ذکر خیر کے طور پر چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

غصہ ہمیشہ ان سے دور رہا

مکرم عبدالعزیز دین صاحب نہایت وجیہہ خوبصورت صحت مند باوقار اور بڑی جاذب شخصیت کے مالک تھے۔ آپکی طبیعت ایسی نرم حلیم اور بردبار تھی کہ اگرچہ مجھے لندن میں مختلف اوقات میں تقریباً تین سال قیام کا موقع ملا میں نے اس دوران ہمیشہ ان کے چہرہ کو متبسم اور ہشاش بشاش پایا اور کبھی انہیں خفگی یا غصہ میں آتے نہیں دیکھا بلکہ ہمیشہ اور ہر قوم و مذہب کے لوگوں سے خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملتے اور اگر کوئی مخالف یا سخت گیر شخص انہیں کوئی سخت کلمہ کہہ بھی دیتا تو بھی وہ خاطر میں نہ لاتے اور ناراض ہونے کی بجائے اسے خوش کرنے کی کوشش کرتے اس بارے میں برادرم مکرم مولوی عبدالکریم صاحب فاضل نے بھی مجھ سے ذکر کیا کہ ۲۷ سال لندن میں قیام کے دوران میں نے ایک مرتبہ بھی انہیں کسی سے برہم ہوتے نہیں دیکھا چنانچہ انکی وفات سے صرف ایک روز قبل ہم دونوں لندن میں مقیم ایک دوست چوہدری عبدالکریم صاحب کی بھتیجی کی وفات پر تعزیت کے لئے چوہدری صاحب موصوف کے مکان پر گئے تو وہاں باتوں باتوں میں میں نے مذاقاً برادرم عبدالعزیز دین صاحب سے کہا کہ آپ کی مسکراہٹیں ایسی دائمی ہیں اور غصہ آپ سے یوں دور رہتا ہے کہ گویا اللہ تعالےٰ آپ کی تکوین کے وقت آپ کا پتہ بنانا بالکل بھول ہی گیا تھا جس کے جواب میں مجھے مسکراتے ہوئے کہنے لگے نہیں ایسی بات تو نہیں بلکہ مجھ سے کوئی ایسی برائی کرتا ہی نہیں کہ مجھے برا لگے یا غصہ آئے حالانکہ محترم عبدالعزیز دین صاحب کے اپنے سگے بھائی عبدالمنان صاحب کا بیان ہے کہ باوجود عمر میں بہت چھوٹا ہونے کے مجھ سے کئی بار ان پر زیادتی ہوتی رہی ہے مگر وہ سب کچھ برداشت کر جاتے اور خاموش رہتے بلکہ اکثر احسان کر کے مجھے خوش کرتے رہتے تھے۔ اور میری غلطیوں پر کبھی ناراضگی کا اظہار نہ کرتے۔

دوسروں کو آرام پہنچاتے اور انہیں تکلیف نہ دینے کا مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم کو اتنا احساس تھا کہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو محترم ڈاکٹر داؤد صاحب نے (جو عبدالعزیز دین صاحب کے مکان کے قریب ہی رہائش پذیر تھے) بتایا کہ

"۱۲ دسمبر کو جب دس بجے دل کا دورہ پڑا تو تو لیٹے لیٹے اپنی بیوی کو کہا کہ میرے دائیں ہاتھ میں فون دے دو میں خود ڈاکٹر صاحب کو فون کروں گا۔ چنانچہ باوجود شدید دورہ کے فون پر ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ آج اتوار ہے چھٹی کی وجہ سے آپ آرام کر رہے ہوں گے اس لئے فون پر ہی دوائی بتا دیں۔ اور آنے کی تکلیف نہ کریں حالانکہ آواز بتا رہی تھی کہ دورہ بہت سخت ہے چنانچہ میں فوراً ان کے گھر پہنچا تو نازک حالت دیکھ کر فوراً ہسپتال پہنچایا جہاں رات کے بارہ بجے وہ وفات پا گئے۔"

بیوی بچوں کو نصیحت

گھر سے ہسپتال جانے سے قبل اپنی بیوی اور سب بچوں کو بلا کر نصیحت کی کہ

"احمدیت پر اخلاص سے قائم رہنا اور لنڈن مشن سے ہمیشہ وابستہ رہنا اور امام مسجد یا جماعت کو کبھی کوئی شکوہ کا موقعہ نہ دیا جائے اور اپنی دینی خدمات بجا لانے کو فضل الٰہی اور سعادت سمجھنا۔ میرا آخری وقت معلوم ہوتا ہے۔ مکرم امام صاحب کو اور جماعت کے احباب کو میرا سلام پہنچا دینا۔ اللہ تعالےٰ تمہارا سب کا حافظ و ناصر ہو۔"

بلا امتیاز مذہب و ملت کی خدمت کرتے تھے

خدمت خلق کا جذبہ آپ میں اس قدر تھا کہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر انسان کی خدمت کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اور خود ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ کہ کسی راہی کام کی اور کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے اور کسی کی مشکل حل کرنے کی توفیق مل جائے۔ چنانچہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ آپ کے جنازہ کے موقعہ پر لنڈن میں احمدی احباب کے علاوہ ہندو سکھ عیسائی اور مسلمان بھائی کثیر تعداد میں جنازہ میں شامل ہوئے اور تعزیت بھی کی۔ بلکہ کئی دوستوں نے اپنے اپنے واقعات بھی سنائے کہ کس طرح عبدالعزیز دین صاحب آڑے وقتوں میں ان کی مدد کو آتے رہے اور اپنے کاروبار کا حرج کر کے ان کے ساتھ جا کر ان کے کام کر دیتے رہے تھے۔

ایک غیر از جماعت مصری ڈاکٹر عبدالمجید تعزیت کے لئے آئے اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کو بتایا کہ عرصہ ہوا جب میں مصر سے تعلیم کے لئے انگلستان آیا تو بازار میں مجھے اتفاقاً مکرم عبدالعزیز دین صاحب مل گئے مجھے پریشان دیکھ کر پوچھا کہاں جا رہے ہو اور کیا پریشانی ہے۔ میں نے بتایا میں مصری طالب علم ہوں میری رہائش کے لئے جگہ کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ میری مدد کی جائے۔ چنانچہ اسی وقت مجھے تسلی دیتے ہوئے اپنے ذاتی گھر لے گئے اور چھ سال تک اپنے مکان کا ایک کمرہ میرے لئے وقف کئے رکھا جس میں میں رہائش پذیر رہا۔ درانحالیکہ مجھ سے متواتر چھ سال تک ایک پیسہ بھی کرایہ مکان کے طور پر نہ لیا بلکہ اتنا عرصہ میری سرپرستی اور ہر طرح مدد کرتے رہے۔ اس عرصہ میں مجھے یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے کہ میں اپنی ہی فیملی اور اپنے ہی عزیزوں رہتا ہوں۔

انگریز ہمسائیوں سے سلوک

انگریز قوم میں ہمسائیگی کا تصور اور لحاظ تقریباً مفقود ہے اور وہاں بعض دفعہ سالہا سال تک دو پہلو بہ پہلو رہائش رکھنے والے خاندانوں کا آپس میں معمولی تعارف بھی نہیں ہوتا۔ مگر برادرم عبدالعزیز دین صاحب اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے انگریز ہمسائیوں کا بہت پاس کرتے اور ان کے جذبات کا پورا پورا خیال رکھتے اور انہیں کوئی ادنیٰ تکلیف بھی نہ ہونے دیتے تھے۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے خاکسار سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے اپنے مکان کی چھت گرا کر نئی چھت بنوائی۔ اس تبدیلی کے دوران ایسی صورت ہو گئی کہ ان کی چھت پر گرنے والا بارش کا پانی ہمسائیوں کی دیواروں پر گرنے لگا۔ انہیں اپنے ہمسائیوں کی اتنی تکلیف بھی گوارا نہ ہوئی اور نہایت جلد خود خاصہ مالی نقصان اٹھا کر ایسا انتظام کر دیا کہ ایک روز بھی انہیں یہ تکلیف نہ ہونے دی جس کا ان کے ہمسائیوں پر اخلاقی لحاظ سے نہایت خوشگوار اثر ہوا اور وہ ان کے گرویدہ ہو گئے۔

ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت سے بھی گریز نہ کرتے تھے

جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے علاوہ مبلغین کرام کی ذاتی خدمت کرنے اور انہیں آرام پہنچانے کو وہ عمر بھر اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے رہے۔ لندن میں اپنے قیام کے دوران میں نے دیکھا کہ جب بھی وہ لنڈن احمدیہ مشن میں آتے تو مشن ہاؤس کے کسی نہ کسی حصہ کی صفائی وغیرہ کر جاتے اور کچن میں کھانے پکانے چائے بنانے اور پیش کرنے میں بھی وہ نہ صرف ہماری مدد کیا کرتے بلکہ آخر پر برتنوں اور کچن کی صفائی بھی ہمارے منع کرنے کے باوجود ایسے طور پر کر جاتے کہ بعد میں اس قرینے اور سجاوٹ سے کچن کو رکھنا ہمارے بس کی بات نہ ہوتی۔ مشن کی عمارت کے سنٹرل ہیٹنگ سسٹم کو خود چالو کر کے بعض دفعہ سارا دن وقفہ وقفہ کے بعد اس میں کوئلے ڈالتے رہتے جس سے نہ صرف ساری عمارت گرم ہو جاتی بلکہ پانی کے نلکوں اور غسل خانوں میں بھی گرم پانی آتا رہتا۔

مبلغین سے اخلاص اور ان کی خدمت

مرحوم مبلغین سے بہت ہی اخلاص اور محبت و عقیدت رکھتے تھے اور ان کی ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت بھی از خود ہی بڑی خوشی اور لگن سے کر دیا کرتے تھے۔ خود ہی بعض دفعہ ہماری عدم موجودگی میں نہ صرف کمرہ صاف کر دیتے بلکہ وہاں پڑے ہوئے جوتے بھی پالش کر دیتے جس کا ہمیں بعد میں علم ہوتا۔ مشن کے باغ اور مسجد کی صفائی اور گھاس وغیرہ کاٹنے کے لئے بھی وہ بعض دفعہ از خود اپنے بعض احمدی ساتھیوں کو لے کر آتے اور وقار عمل کے ذریعہ یہ سارا کام کر جاتے جس میں ہم مبلغین بھی ان کے شریک کار ہوا کرتے تھے۔

بقول مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے موجودہ امیر و امام اور مبلغ انچارج جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا بیان ہے کہ عرصہ ہوا ایک مرتبہ ہم ربوہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد فضل لندن کے ساتھ کھڑے تھے کہ مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم آ گئے حضرت شمس صاحب نے ان کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ وہ نوجوان ہے جو انگلستان میں جماعتی کاموں میں پیش پیش ہونے کے علاوہ وہاں مقیم احمدی مبلغین کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت کا موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا حتیٰ کہ ان کی جوتیاں بھی ایک بڑی نیکی سمجھ کر باصرار پالش کرتا رہا ہے فجزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

ایک ایمان افروز واقعہ

اسی طرح برادرم مولوی عبدالکریم صاحب کو ایک احمدی دوست نے بتایا کہ مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم جو ہائیڈ پارک لندن میں تبلیغ اور لیکچروں کے لئے اکثر جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہاں پر اسلام اور احمدیت کے مسائل پر تقریر کر رہے تھے کہ بعض شرپسند ہندوستانی نوجوان وہاں آ گئے اور مجلس کو درہم برہم کرنے کے لئے انہوں نے اردو پنجابی وغیرہ میں سوالات کرنے اور شور ڈالنا شروع کر دیا مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم ابھی انہیں کنٹرول کرنے اور سمجھانے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ ایک بوڑھا انگریز جو بڑی دلچسپی سے تقریر سن رہا تھا ان لوگوں سے مخاطب ہو کر انہیں اس قسم کی دخل اندازی سے منع کرنے لگا۔ اس نے انہیں کہا کہ اگر تم کو مقرر کی باتیں پسند نہیں تو چلے جائیں اور ہمیں سننے دیں اس پر ان ہندوستانی نوجوانوں میں سے ایک نے اس انگریز سے انگریزی میں کہا کہ یہ مقرر تو تمہارے مذہب کی ہتک کر رہا ہے یہ کہتا ہے جس مسیح نے آسمان سے آنا تھا وہ ہندوستان کی ایک بستی قادیان میں آ گیا ہے۔ اس پر اس انگریز نے کہا کہ اگر یہ مقرر ایسا کہتا ہے۔ تو درست ہی کہتا ہوگا۔ مسیح واقعی آ گیا ہوگا کیونکہ یہ جس نرمی اور ملائمت سے اس وقت تمہارے ساتھ پیش آ رہا ہے مسیح ناصری بھی اسی طرح اپنے مخالفوں سے محبت سے پیش آتا تھا۔ پس اس کا تم لوگوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رویہ اور سلوک بتا رہا ہے کہ اس کی تربیت واقعی کسی مسیحی صفت ان ن نے کی ہے ورنہ یہ تم سے سختی سے پیش آتا۔ کیونکہ تم اس پر صریح زیادتی کر رہے ہو اس پر وہ لوگ شرمندہ ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں رکھے اور درجات بلند کرے اور سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کے بچوں کو صحیح طور پر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مثالی وقارِ عمل

جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ نے ۱۸ مارچ ۸۳ء کو مثالی وقارِ عمل کے ذریعہ ایک غیر آباد کنواں جو مسجد احمدیہ گھسیٹ پورہ کے نزدیک تھا کو پُر کرنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ پُر نہ ہو سکا دوبارہ وقارِ عمل کا پروگرام مورخہ ۲۵/۳ بروز جمعۃ المبارک بنایا گیا۔ کنواں پھر بھی پُر نہ ہو سکا۔ آخر مورخہ ۲۸/۳ کو جماعت نے تہیہ کر لیا کہ تمام رات بذریعہ ٹرالی کنوئیں میں مٹی ڈالیں گے اور جب تک کنواں پُر نہیں ہو جائے گا نہیں سوئیں گے۔ خدام نے بہت جوش اور جذبہ کا مظاہرہ کیا۔ خدام ٹرالیاں بھر دیتے تھے اور انصار ٹرالیاں خالی کر دیتے تھے جماعت کے بوڑھے اور عورتیں دعاؤں میں مشغول تھے یہ عمل پوری رات جاری رہا۔ تین بجے صبح تک کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ جو مٹی ہم کنوئیں میں ڈال رہے ہیں وہ کہاں جا رہی ہے رات کے تین بجے دوبارہ دعا کی تحریک کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو سنا اور کچھ امید بندھی۔ آخر کار صبح چھ بجے کنواں پُر ہو گیا تمام دوستوں نے شکرانے کے نفل پڑھے اور چاول پکا کر غرباء و مساکین میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا چار دیگ چاول پکائے گئے صبح سے شام تک غرباء اور مساکین اور بچوں میں یہ چاول تقسیم کئے جاتے رہے اور دعائیں ہوتی رہیں بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی کھانے میں شرکت کی۔ اس وقارِ عمل کی کامیابی کا سہرا مکرم جناب صوفی عطا محمد صاحب منتظم وقارِ عمل کے سر ہے جنہوں نے نہایت جانفشانی اور محنت سے تھکے ہارے دوستوں کی ہمت بڑھائی۔ رات کے وقت ان کی چائے کا بندوبست کیا اور خود ہاتھ سے کام کیا۔ تمام جماعت کے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ مکرم جناب صوفی عطا محمد صاحب کے لئے خصوصی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس جانفشانی اور محنت کا اجرِ عظیم ان کو عطا فرمائے

(ٹھیکیدار عطا محمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/موصیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر موصی صاحبان/موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے

۱۔ طالعہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری حسن دین صاحب قوم پٹھان وصیت نمبر ۵۸۳۱ سابق سکونت قادیان

۲۔ خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی جلال الدین صاحب وصیت نمبر ۵۸۷۴ سابق سکونت بنگہ ضلع جالندھر

۳۔ سید ظہور احمد شاہ صاحب ولد مکرم سید اقبال حسین صاحب وصیت نمبر ۵۷۸۳ سابق سکونت قادیان۔

۴۔ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ خیر الدین صاحب وصیت نمبر ۵۹۱۷ سابق سکونت قادیان۔

۵۔ صلابت بیگم صاحبہ زوجہ صوفی محمد صاحب ابن حافظ غلام محمد صاحب وصیت نمبر ۵۹۳۷ سابق سکونت قادیان۔

۶۔ مکرم عبدالرحیم صاحب ولد میاں جمن صاحب وصیت نمبر ۶۰۳۴ سابق سکونت مارلیشس۔

۷۔ مکرم اللہ دتا صاحب ولد کالے خان وصیت نمبر ۶۰۷۳ سابق سکونت ناہجہ سٹیٹ۔

۸۔ معصومہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ۸۲۵۳ سابق سکونت قادیان۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

ہماری جماعت کی ایک طالبہ عزیزہ فوزیہ یاسمین بنت محمد ابراہیم صاحب سنوری نے امسال جماعت نہم کے امتحان میں ۶۷۸/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول علی پور میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ اور اس کے والدین کے لئے مبارک کرے اور اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

(نثار احمد خان مقیم علی پور ضلع مظفر گڑھ)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز اکرام اللہ کو بس سٹینڈ ربوہ سے ایک عدد کلائی کی گھڑی ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔

(حبیب اللہ باجوہ مربی سلسلہ حال دفتر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

• ربوہ میں احباب الفضل کا تازہ پرچہ

سلمان نیوز ایجنسی (لوکل ایجنٹ)

معرفت

زاہد کلاتھ ہاؤس

گول بازار ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(مینیجر "الفضل" ۔ ربوہ)

امیر و غریب سب نے مسابقت کی روح کا مظاہرہ کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کے خطبہ (الفضل ۲/۱۲/۸۲) میں فرمایا:۔

"بعد میں جب یہ بات اور کھل گئی کہ یہ تحریک تین سال کے لئے نہیں بلکہ ایک مستقل اور ایسی عظیم الشان تحریک بننے والی ہے جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنی تھی اور جس کے نتیجہ میں حضرت مصلح موعود نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی۔ تب بھی کوئی پیچھے نہیں ہٹا بلکہ قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ بزرگوں کا بھی یہی عالم تھا۔ امیروں کا بھی یہی عالم تھا، متوسط طبقے کے لوگ جو سلسلہ کے کاموں سے براہ راست متعلق نہیں تھے ان کی بھی یہی کیفیت تھی اور غرباء کی بھی یہی کیفیت تھی۔ تمام جماعت کے ہر طبقے نے قربانی میں ایک ساتھ قدم اٹھایا ہے اور آج جب ہم اعداد و شمار پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان کے تجزیئے سے ہرگز یہ بات سامنے نہیں آتی کہ کس طبقے نے زیادہ قربانی کی تھی۔ اور کس نے کم۔ امراء نے اپنی توفیق کے مطابق بہت بڑے بڑے قدم اٹھائے۔ بڑی بلند ہمتوں کے ساتھ (وعدوں کے ساتھ نہیں) وعدے لکھوائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو پورا کیا۔ اسی طرح غرباء اپنی توفیق کے مطابق بلکہ توفیق سے بڑھ کر شامل ہوئے۔"

آج بھی امیر و غریب کے امتیاز کے بغیر تحریک جدید کے مالی جہاد میں مسابقت کی روح کی اشد ضرورت ہے۔ مخلصین جماعت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آرزو پر والہانہ طور پر لبیک کہہ کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۸۲ء (سپین) میں فرماتے ہیں

"جب تک ایک موقعہ دے کر ہم اپنے بھائیوں کو ساتھ نہ ملا لیں، ایک آرڈر نہ پیدا ہو جائے نظام کے اندر، سارے دوست دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ مالی قربانیوں میں کم سے کم معیار پر پورے نہ اتر آئیں۔ اگر ہم آگے بڑھیں گے تو چند وہی لوگ جو سابقون الاولون ہیں وہی قربانیوں کا بوجھ اٹھاتے چلے جائیں گے اور لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ چند آدمی ہیں ساری جماعت میں۔"

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دیگا۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ولادت

۲۸ فروری ۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مرزا غلام کبریا صاحب ابن مرزا غلام صادق صاحب ریواز گارڈن جو اس وقت بیرون پاکستان کام کر رہے ہیں کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح با اقبال بابرکت عمر والا اور خادم دین بنائے آمین۔

(صلاح الدین ۱۸۷/۱ رحیم پارک ملتان روڈ۔ لاہور)

قائدین کرام! اپنی مجلس کے ناظم صاحب اطفال/مربی صاحب اطفال کا جلد از جلد تقرر فرمائیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اکسیر اچھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اچھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گرس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶۷

کیور ٹیو ویٹرنری سنٹر

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

موٹرز فون ۴۰۴۴۵

اسید

آٹو موبائل انجینئرز

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

غایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

شرح چندہ

سالانہ چندہ ۱۲۵ — ۰۰ | سہ ماہی چندہ ۳۳ — ۰۰

ششماہی " ۶۴ — ۰۰ | خطبہ نمبر سالانہ ۳۵ — ۰۰

احباب یہ نوٹ فرما لیں کہ اس قیمت پر پرچہ ڈاک کے ذریعہ ہی بھجوایا جا سکے گا (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کُل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیے ۔ ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے نئے بلاک کیلئے معطی حضرات کی فہرست (قسط ۲)

مندرجہ ذیل احباب نے گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے نئے بلاک کے لئے مبلغ تین صد یا اس سے زائد کے عطایا ادا فرمائے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی انشاء اللہ تعالیٰ یادگار دعائیہ لوح پر کندہ کرائے جائیں گے۔ ربِّ کریم ان کے اموال میں برکت بخشے۔ آمین۔

چوہدری غلام محمد خانصاحب گرداور صحابی مرحوم منجانب پسر میجر چوہدری عبدالقادر صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ -/۳۰۰ روپے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منجانب چوہدری ناظر علی خانصاحب ربّ کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد -/۳۱۳ روپے ۔ حکیم شہاب الدین صاحب مرحوم منجانب داماد شریف احمد صاحب جھنگ صدر -/۵۰۰ روپے۔

میاں اللہ بخش صاحب مرحوم منجانب منشی نذیر احمد صاحب عثمان آباد تھرپارکر -/۳۰۰ روپے۔ غلام محمد صاحب مرحوم واہلیہ کرم بی بی صاحبہ منٹگمری روڈ لاہور -/۹۰۰ روپے، ہاجرہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ شیخ جمال الدین صاحب کپورتھلوی۔ منجانب پسر شیخ فضل محمد امین صاحب گوجر خاں راولپنڈی -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری غلام رسول صاحب وڑائچ ناظم ضلع انصار اللہ چک ۸۶ جنوبی سرگودھا -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری وزیر محمد صاحب مرحوم واہلیہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ منجانب دختر امۃ السمیع صاحبہ بیگم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری مقصود احمد صاحب باجوہ میرپور خاص -/۳۰۰ روپے رحمت اللہ خاں صاحب لودھی ملتان شہر -/۳۱۳ روپے۔ محمد احمد خاں صاحب لودھی ملتان شہر -/۳۰۷ روپے اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل منجانب پسر ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب ملتان -/۳۰۱ روپے۔ چوہدری عبدالکریم صاحب ٹمبر مرچنٹ کنجاہ ضلع گجرات -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری نواب دین صاحب ننگلی منجانب پسر چوہدری مجید احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری مجید احمد صاحب ٹھیکیدار دارالرحمت وسطی ربوہ -/۳۰۰ روپے۔ ملک نادر خانصاحب مرحوم منجانب پسر ملک رشید احمد صاحب سروالہ ضلع اٹک -/۳۰۰ روپے چوہدری نبی احمد صاحب شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات -/۳۰۰ روپے۔ خلیفہ عبدالوہاب صاحب مینجر سروس انڈسٹریز گجرات شہر -/۳۰۰ روپے۔ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ بابو عبدالغنی صاحب مرحوم منجانب دختر عائشہ صدیقہ زوجہ محمد خالد صاحب گورایہ ربوہ -/۳۰۰ روپے۔ عطاء الرحمٰن احمد صاحب ابن محمد خالد گورایہ پرنسپل پرنس کالج جوس نائیجیریا -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری عبدالغنی صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ فیصل آباد شہر -/۳۰۰ روپے۔ میاں محمد یعقوب صاحب فیصل آباد شہر -/۳۰۰ روپے۔ شیخ محمود احمد صاحب صحابی فیصل آباد شہر -/۳۰۰ روپے۔ نذیر احمد صاحب سہگل فیصل آباد شہر -/۳۰۰ روپے۔ چوہدری غلام باری صاحب ساہی فیصل آباد شہر -/۳۰۰ روپے (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر الفضل)

درخواست ہائے دُعا

● مکرم مرزا محمد اسلم صاحب نے چندہ مساجد بھجواتے ہوئے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ دارالیمن ربوہ کو چار بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور نومولود کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے اور طویل عمر عطا کرے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنائے۔
(وسیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

● خاکسار آجکل چند ایک مقدمات کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ عاجز پر اپنا خاص فضل و رحم کرے آمین۔
(مشتاق احمد ۳۷۹/۱۱ پیپلز کالونی ۲ فیصل آباد)

● خاکسار نے ۱۰ اپریل کو جام شورو ہسپتال حیدرآباد میں عزیزم چوہدری بشیر احمد اے ایس آئی پولیس کا تیسرا اپریشن کروایا ہے موصوف کافی تکلیف میں ہے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے
(ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ حال حیدرآباد سندھ)

● عاجزہ اکثر بیمار رہتی ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے نیز میرے بچے عزیز تنویر شاہد کے کان خراب ہیں اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

● میرے بھائی عزیزم رفیع احمد اور بہنوں عزیزہ شگفتہ شکیلہ اور راحیلہ نے امتحان دیئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی بہنوں کو نمایاں کامیابی عطا کرے اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔
(کوثر ناہید سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک ۵۶۳ فیصل آباد)

● محترم محمد اشرف صاحب مغل جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا کے سیکرٹری مال اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۴۶ شمالی ہیں بڑے مخلص دوست ہیں ان کی چھ بیٹیاں ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس مخلص خادم کو اولاد نرینہ عطا کرے۔ آمین
(محمد یونس خالد مربی سلسلہ چک ۴۶ شمالی سرگودھا)

الداعی الی اللہ

کا بہترین ہتھیار دعا ہے کہ
غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

● انصار انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کا پروگرام بنائیں۔
(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

اپریل کا ماہنامہ مصباح ۱۶ اپریل کو پوسٹ کیا جا رہا ہے جن خریداروں کو ۲۶ اپریل تک رسالہ نہ ملے تو دفتر کو فوری شکایت کریں بعد میں ملنے والی شکایات پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔
(مینجر ماہنامہ "مصباح" ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ہیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ ؛ گھر:- ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

قائدین! اپنی رپورٹیں اشاعت کیلئے براہِ راست الفضل کو نہ بھجوائیں بلکہ دفتر خدام الاحمدیہ میں بھجوائیں ۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

متوجہ ہوں

خریداران ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد کا "سیدنا ناصرؒ" نمبر اور تشحیذ الاذہان کا "ناصرؒ دین" نمبر شائع ہو چکا ہے۔

یہ نمبر ماہ اپریل اور مئی ۱۹۸۳ء کے شمارے ہیں لیکن بعض مالی و دیگر مجبوریوں کی بناء پر ہم یہ رسائل خریداران کو ان کے چندہ خریداری میں ارسال نہیں کر رہے بلکہ خریداروں کو بھی یہ رسائل قیمتاً خرید کر استفادہ کرنا ہے۔ اس لئے ہم خریداران کی خدمت میں یہ رسائل بذریعہ وی پی ارسال کریں گے۔ یعنی خالد کی وی پی ۱۲/ روپے کی اور تشحیذ کی وی پی ۶/ روپے کی اور وی پی خرچ ادارہ خود برداشت کریگا۔

اپریل اور مئی کے شماروں کے متبادل خریداروں کی مدت خریداری میں دو ماہ کا اضافہ کیا جا رہا ہے یعنی اگر کسی خریدار کا چندہ اپریل ۸۳ء میں ختم ہوتا تھا تو اب جون ۸۳ء میں اور اگر مئی ۸۳ء میں ختم ہوتا تھا تو جولائی ۸۳ء میں اور اگر جون ۸۳ء میں ختم ہوتا تھا تو اگست ۸۳ء میں ختم ہوگا۔ یعنی معمول کے دو پرچے ان کو ضرور ملیں گے۔

یہ فیصلہ انتہائی نامساعد حالات کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ امید ہے خریداران حضرات جو محبت پیار اور اخلاص کے ساتھ ان رسائل کی ہر موقع پر اعانت فرماتے رہے ہیں اس موقعہ پر بھی حسب سابق اعانت فرمائیں گے۔

- ہم خریداران کی خدمت میں پہلے جوابی خط ارسال کر رہے ہیں جواب آنے پر وی پی ارسال کی جائے گی۔
- ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کی سابقہ تعداد کیمطابق رسالہ پہنچ جائیگا۔ زائد کاپی پوری قیمت پر ہی ملے گی۔
- خریداران کے علاوہ دوست مرکز کے نمائندگان قائدین اضلاع یا قائدین مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔

قیمت خالد "سیدنا ناصرؒ نمبر" ۱۲/ روپے قیمت تشحیذ الاذہان ناصرؒ دین نمبر ۶/ روپے

(ادارہ)

ضرورت سٹاف ہسپتال

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اپنی سندات کے ساتھ ہسپتال کے اوقات میں تشریف لا کر ملیں۔ گریڈ اور دیگر مراعات (امداد گندم و موسم سرما) صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ ہونگی۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	گریڈ
۱۔	میڈیکل آفیسر (ایم بی بی ایس)	۱	۱۷۵۰-۶۰-۱۱۵۰-۵۰-۹۰۰
۲۔	انستھیٹسٹ (")	۱	"
۳۔	میل نرس	۱	۹۲۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۴۔	اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	۷۵۰-۲۲-۶۴۰-۱۸-۵۱۴-۱۶-۳۷۰
۵۔	سٹاف نرس	۳	۹۸۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۶۔	اپرنٹس	۲	۲۰۰/- روپے ماہانہ الاؤنس بالمقطع

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال، ربوہ)

محترم چوہدری فیض اسلم صاحب سنٹرل جج اینٹی کرپشن کی المناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم چوہدری فیض اسلم صاحب ابن چوہدری مبارک علی صاحب سنٹرل جج اینٹی کرپشن راولپنڈی ۱۱ اپریل ۱۹۸۳ء کو اسلام آباد میں کار کے حادثہ جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم میرے بڑے بھائی مرزا عبداللطیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع اٹک کے داماد تھے۔

۱۲/۴ صبح ۷ بجے تابوت بذریعہ ویگن دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ شدید بارش کے باوجود مختلف اضلاع سے احمدی اور غیر احمدی صاحبان وکلاء اور دیگر سرکاری افسران تعزیت کے لیے دارالضیافت پہنچنا شروع ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ بعد نماز ظہر پڑھائی اور مرحوم کے والد اور بیٹے و دیگر عزیزان سے اظہار ہمدردی فرمایا مرحوم کو قبرستان عام نمبر ا میں دفن کیا گیا اور قبر تیار ہونے پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ مرحوم بیحد ملنسار، ہمدرد انصاف پسند، غریب پرور اور جماعت کے لیے غیرت رکھنے والے تھے۔ مرحوم کی عمر ۴۶ سال تھی۔ مرحوم کے دو بیٹے اور تین کم سن بچیاں ہیں۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا فرمادیں کہ خداوند کریم پسماندگان کا خود کفیل ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

ایک اہم تحریک!

ایسے ذہین طلبہ جو انگریزی زبان کا ذوق رکھتے ہوں اور اس مضمون میں نمایاں پوزیشن لیتے چلے آئے ہوں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں بطور انگلش استاد کام کرنے کے خواہشمند ہوں اپنے نام اور مکمل کوائف محترم وکیل التعلیم صاحب تحریک جدید کی خدمت میں جلد بھجوا دیں۔ جو طلبہ منتخب ہونگے انکو انگریزی زبان کی اعلیٰ تعلیم دلوائی جائیگی اس کے بعد ان کا تقرر جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری فروغ عربی و انگریزی کمیٹی جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

ماحول ربوہ میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کرنے والوں کے بارے میں بعض تکلیف دہ امور سامنے آئے ہیں مثلاً پلاٹ دکھایا کوئی گیا ہے رجسٹری کسی اور کی کرائی گئی ہے۔ جس پلاٹ کی رجسٹری کرائی گئی ہے وہ پہلے کسی اور کے پاس فروخت شدہ ہے۔ راستوں اور گلیوں کی بھی کوئی تعیین نہیں کی گئی۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مشتری ہوشیار باش کے تحت خریدنے والے دوست ہر طرح اطمینان کرنے اور اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کا پورا تحفظ کرنے کے بعد سودا کیا کریں تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے فروخت کرنے والوں کو بھی اپنے غیر ذمہ دارانہ رویہ میں اصلاح کی تلقین کی جاتی ہے۔ (ناظر امور عامہ)

نصاب تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے اس کلاس میں مندرجہ ذیل کتب رکھی گئی ہیں

قرآن کریم باترجمہ۔ چہل احادیث۔ نماز باترجمہ
ایک غلطی کا ازالہ۔ شمائل احمد۔ عام دینی معلومات

کلاس میں شمولیت کی غرض سے آنے والے خدام یہ کتب اپنے ساتھ لائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک دتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ